UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کے تناظر میں اسماء و صفات کے حوالے سے یسوع مسیح کی شخصیت کا تنقیدی جائزہ

A Critical Analysis of Jesus Christ's Personality in the Light of the Attributes of God mentioned in the Encyclopedia of Religions

DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

ڈاکٹر حافظ محمد علی خان *

Abstract:
The perfect meaning of God's attributes is far beyond the realm of human experience, therefore, the issue has been discussed in the all three divine religions and many theologins have their points of views on this important issue. As far as the christian concept of the attributes of lord is concerned, the author of the article William Joseph Hill has not given any clear idea regarding the attributes in the Christian religious thought which can be accepted as the proper attributes of God. The basic reason for that is the existance of controversial beliefs and thoughts in christianity regarding the attributes of lord and Jesūs Christ.The doctrine of Trinity is also one of the main reason due to which the Christians are facing a lot of ambiguity about the nature and attributes of God and thus a big confusion in chirstian theology surfaced while dedicating attributes to God and Jesūs and this thing paved the way for a great and infinite controversy. It seems that the author Joseph Hill was also not clear about it. Some of the attributes mentioned in the new testament show their linkage to God while others to Jesūs. Attributes like goodness, immanence, Grace, Justice, Holiness, Mercy, Ominipotence etc appear in the new Tastement but yet no one can clearly say whether these are related to God or Jesūs Christ.

Keywords: *Christianity, Sub-Continenet, Islam, Malābār, Jesūs*

تعارفِ موضوع:

تمام تعریفیں اس ذات وحدہ لاشریک، حکیم، علیم وخبیر ذات کے لئے ہیں، جسے نہ اولاد کی ضرورت ہے نہ یارومددگار کی، جو آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ ہے، جس کا امر ساری کائنات کی حرکت اور سب مخلوق کی زندگی اور بقاء کا راز ہے، اور پورے عالم ہستی اور نفس انسانی کو جکڑا ہوا ہے۔ اسی کے دم سے یہ کارخانۂ قدرت قائم ہے۔

---

* شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پشاور

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

زمین وآسمان کی ساری فوجیں اسی کی ہیں، جن کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ ہرا سکتا ہے۔اس ہستی کا وجود سورج سے زیادہ واضح وروشن ہے، لیکن جب اندھوں سے واسطہ پڑتا ہے تو ان کے لئے سورج کے وجود پر بھی دلائل پیش کرنے پڑتے ہیں اور انہیں مختلف طریقوں سے سمجھایا جاتا ہے کہ دیکھو بھائی دن کے وقت لوگ گھومتے پھرتے ہیں اور جب دن ہوتا ہے تو سورج کی روشنی میں ہر چیز عیاں ہو جاتی ہے ، غرض جس طرح پیدائشی اندھے کے سامنے سورج کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے دلائل قائم کرنے پڑتے ہیں، بالکل اسی طرح روحانی اندھوں کو بھی سمجھا سمجھا کر حقیقت پر لانے کے لئے یہی کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اقوام عالم کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ تمام عالم انسانیت حق تعالیٰ کی ربوبیت اور خالقیت پر کسی نہ کسی حد تک متفق چلی آرہی ہے۔ اگرچہ باقی چیزوں عقائد میں اختلاف موجود ہے، بہر حال وجود ذات تعالیٰ کا عقیدہ انسانی اکثریت کا متفقہ عقیدہ ہے۔

اسی طرح ذات باری کے ساتھ صفات باری جو کہ از روئے شریعت اللہ جل شانہ کے لئے ثابت ہیں، ان کا بھی ماننا لازم ہے۔ ہر سماوی مذہب جیسا کہ رب تعالیٰ کے وجود کا قائل ہے، اس طرح صفات کا بھی قائل ہے۔ لیکن ہر وہ عقیدہ جس میں قانون شرعی سے اعراض کیا جائے اور عقل کی من مانیاں اس میں شامل و معتبر کی جائیں تو یقیناً عقیدہ میں وہ خلوص دکھائی نہیں دے پاتا، جو کہ خالص اصول شریعت کے ماننے کی صورت میں ہوتا ہے۔

جملہ مذاہب کی طرح مسیحیت بھی خدائے کریم کے ذات کے ساتھ صفات کا بھی قائل ہے۔ نصاریٰ کس صورت میں اور کس انداز سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے صفات مانتے اور ثابت کرتے ہیں، تو اس حوالے سے انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن میں مصنف ویلیم جوزف کا مستقل آرٹیکل موجود ہے، جس میں مسیحی تصور اسماء و صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ ویلیم جوزف ہل 30 مارچ 1924 کو نیو ایٹل امریکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سکول کے درجہ کی تعلیم اپنے پیدائشی شہر میں حاصل کی۔ آپ نے سن 1944ء سے 1947ء تک سٹیفن جوزف پرائمری سمرسٹ اوہایو امریکہ میں فلسفہ کا مطالعہ کیا اور اسی طرح سن 1947ء لے کر 1951ء تک آپ نے ڈومینکن ہاؤس آف سٹڈیز واشنگٹن ڈی سی میں تھیالوجی کا مطالعہ کیا۔ 1915ء میں سینٹ تھامس یونیورسٹی روم سے مقدس الٰہیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ 1953ء سے لے کر 1971ء ڈومینکن ہاؤس آف سٹڈیز واشنگٹن ڈی سی میں خالص الٰہیات پڑھائی۔ علم الٰہیات میں مہارت اور قابلیت کی بنیاد پر آپ کو (Coveted Master of Sacred Theology degree(STM)) کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ آخری عمر میں آپ کو پارکنسن کی بیماری لگ گئی، جس سے آپ کی وفات ہوئی، اور 12 اکتوبر 2001ء کو وفات پائی۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اور مسیحی تصور اسماء و صفات:

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن میں ویلئم جوزف نے مسیحیت کے حوالے سے صفات باری تعالیٰ کو کچھ ان

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"In the tradition of Christian theology, an attribute of God is a perfection predicted of God in a formal, intrinsic, and necessary way as one of many defining characteristics. These perfections, first discovered as they are reflected in the created universe, are such that their objective concept can be disengaged from all their finite modes of realization, enabling them to be attributed to God as pure perfections within God. Such perfections are numerous and logically interconnected"[1].

(ترجمہ): مسیحی الٰہیات کے روایات میں خدا کی صفت سے مراد خدا کے بارے میں خدا کے کئی متعارف خصوصیات میں سے ایک خصوصیت کی رسمی، حقیقی، اصل اور ضروری کمال کی پیشن گوئی ہے۔ یہ صفات کمالی پہلی بار دریافت ہوئی جیسے ان کی عکاسی تخلیق شدہ کائنات میں ہوتی ہو اور اس طرح کہ ان کے مقصدی خیال کو احساس کے محدود انداز سے جدا کیا جا سکتا ہے اور ان کو اس قابل بنایا جائے کہ اس انداز میں خدا کے ساتھ متصف ہوں، جیسے مکمل طور پر خدا کی ذات میں موجود ہوں۔ اس قسم کے صفات کمالی متعدد ہیں اور منطقی طور پر ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

آگے جا کر لکھتے ہیں:

"The self-revelation of God articulated in both Old and New Testaments is not any metaphysical account of God's essence and its defining characteristics, but a narrative of God's saving history with first Israel, and then, through *Jesūs* Christ, with the world at large. Thus the Bible offers no doctrine of divine attributes but rather an account of the attitudes God has freely chosen to adopt towards his creatures, his free decisions in the events of revelation and saving grace"[2].

(ترجمہ): عہد نامہ عتیق اور جدید میں خدا تعالیٰ اپنے جوہر کے روحانی بیان اور ان کی خصوصیات کی وضاحت نہیں کرتا، لیکن پہلے اسرائیل کو نجات دینے کی تاریخ بیان کرتا ہے، بائبل آسماء وصفات کا کوئی نظریہ پیش نہیں کرتا، بلکہ ان رویوں کا حساب دیتا ہے جو کہ خدا نے آزادانہ طور پر اپنی مخلوق کے حوالے سے منتخب کئے ہیں۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن کے آرٹیکل (Attributes of God: Christian Concept) کے مصنف جوزف ہل نے خدا کے صفات کے بارے میں مسیحیت کے حوالے سے جو تذکرہ کیا ہے، وہ کسی حد تک مبہم ہے اور وضاحت کا متقاضی ہے، اس لئے کہ انہوں نے صاف طور پر صفات باری تعالیٰ ذکر نہیں کئے، اس کی بنیادی وجہ وہ وسیع تضاد ہے جو کہ اس حوالے سے مسیحیت کے اندر موجود ہے اور جس کا اظہار بائبل کے عہد نامہ جدید میں بھی مختلف جگہوں پر کیا گیا ہے اور دوسری بڑی وجہ عقیدہ تثلیث ہے، جس میں تین خداؤں کے تصور کی وجہ سے تشکیل صفات باری تعالیٰ میں مسیحیت کے ماننے والے مشکل میں پڑ گئے، وہ جب بھی صفات باری تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو کبھی وہ ان صفات کا اثبات خدا کے لئے کرتے ہیں اور کبھی وہی صفات مسیح کی طرف منسوب کرتے ہیں اور جوزف ہل بھی اپنے آرٹیکل میں اس تذبذب کا شکار نظر آتے ہیں۔

"The Anthropomorphic Depictions of God" کے مصنف ڈاکٹر ذوالفقار شاہ نے اس تذبذب کی بخوبی انداز میں توضیح پیش کی ہے، آپ نے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ مسیحیت میں ابتدائی دور سے کن وجوہ کی بنا پر اسماء وصفات کا وجود واضح طور پر موجود نہیں ہے۔ چنانچہ اس امر کی وضاحت میں ڈاکٹر ذوالفقار لکھتے ہیں:

"مخصوص مسیحی فہم خدا کی ذات کے حوالے سے اس دعویٰ پر قائم ہے کہ خدا اپنا مکمل اظہار اس طرح کرتا ہے کہ خدا اپنی ذات کو یسوع مسیح کی زندگی، تعلیمات، موت اور حیات کی صورت میں منکشف کرتا ہے۔ مسیح خدا ہے، یہ مسیحیت کا آخری انکشاف نہیں بلکہ ان کا دعوی یہ ہے کہ خدا مسیح ہے۔ اگر مسیحیت کی اصل یہ ہے کہ خدا نے اپنے آپ کو مکمل طور پر انسانی زندگی کی زبان اور حقیقت میں ظاہر کیا ہے تو یہ حتمی طور پر اس بات کی پیروی کرتا ہے کہ خدا کی ذات کے حوالے سے مسیحی فہم لازمی اور لغوی طور پر مادی اور تشبیہی ہے۔ گویا کہ مطلب یہ ہے کہ تاریخی انسانی شخصیت یسوع ناصری بیک وقت خدا اور انسان ہیں، اس لئے چاہئے کہ یہ ایک ضروری شرط ہو کہ خدا اس قابل ہو کہ ایک انسان کی صورت میں اپنی خود اظہاری اور خود نمائی کرے جیسا کہ ان دو یونانی الفاظ morphe اور athropos کا ترجمہ اسی فہم کو ظاہر کرتا ہے"[3]۔

اس تشبیہ کا اظہار بھی مسیحی الٰہیات میں جگہ بہ جگہ موجود ہے، جیسا کہ خدا کی انگلی[4]، خدا کا منہ،[5] خدا کی نظر[6]، زمین خدا کے پاؤں کی چوکی[7] وغیرہ اور یہ تمام امور کنایہ کے طور پر بیان کئے جا سکتے ہیں۔ باوجود اس کے کئی چرچ فادر جیسے ویلنٹائنز، میلٹو اور ٹرٹولیان نے خدا کا ایک مادی اور تشبیہی نظریہ رکھا۔ یہاں تک کہ ایرنسین خدا کا عکس آدمی میں پاتا ہے، کیلمنٹ کے دو صدیوں بعد سینٹ آگسٹائن نے مضبوط تشبیہی اور مادی رجحان کے لئے کوشش کی، جو کہ مسیحیوں کے ساتھ چرچ میں بھی زور پکڑتا گیا[8]۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

اس حقیقت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ عہد نامہ جدید خدا تعالیٰ پر مرکوز نہیں ہے، اس کا مرکزی خیال یسوع مسیح ہے۔ خدا تعالیٰ باب اناجیل کے صرف 2.5 فیصد حصے کا احاطہ کرتا ہے، جبکہ باقی تمام اناجیل مختلف جہتوں میں مسیح کے ساتھ متعلق ہے۔ پس صرف ایک ہی آدمی یسوع ناصری پر ساری توجہ مرکوز ہے۔ وہ مختلف اصطلاحات، خیالات اور طریقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کو آدمی کا بیٹا، خدا کا بیٹا، کلام، پیغمبر، مسیحا، رب اور شاید یہاں تک کہ ایک خدا کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے[9]۔

مذکورہ نظر اور فکر جو کہ مسیحیت میں پائی جاتی ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسیحیت میں ہمیشہ سے اس بات پر زور دیا گیا کہ کس طرح خدا کی ماورائیت کو برقرار رکھا جائے اور اس خیال کی اس قدر ترویج کی گئی کہ بسا اوقات مسیحی ادبیات میں یسوع کی خدا کی حیثیت سے تجسیم اور پھر مصلوبیت کے ذریعے نجات کا حصول ایک عجیب قسم کی اُلٹی بات معلوم ہوتی ہے۔ آج کے دور میں بھی کچھ دانشور موجود ہیں جو کہ اس بات پر قائم ہیں کہ اگرچہ مسیح خدا تھا اور اپنی تشخص کا ہوش رکھتا تھا، اس کے باوجود یہ تجسیم کسی نہ کسی طرح کثرت پرستی یا خدائی تجسیم کی پیروی نہیں کرتی۔

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن نے اگرچہ اسماء وصفات کے حوالے سے کچھ واضح ارشادات نقل نہیں کئے اور نہ ہی جوزف ہل نے اس حوالے سے کوئی ضابطے اور اصول ذکر کئے، تاہم اگر عہد نامہ جدید (انجیل) کا مطالعہ کیا جائے تو وہاں پر کافی آسماء ملیں گے۔ ذیل میں ان اسماء وصفات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ **ابدیت:** مطلب کہ یسوع مسیح ابد تک یکساں ہے[10]۔

۲۔ **اچھائی:** ہر اچھی بخشش اور کامل انعام اوپر سے ہے اور خدا کی طرف سے ملتا ہے، جو سورج، چاند اور ستاروں کا مالک ہے وہ سایہ کی طرح گھٹتا، بڑھتا نہیں[11]۔

۳۔ **نفوذیت:** تاکہ وہ خدا کو ڈھونڈیں اور شاید ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسے پالیں، حالانکہ وہ ہم میں سے کسی سے بھی دور نہیں۔ کیونکہ ہم اس سے جیتے حرکت کرتے اور موجود ہیں، جیساکہ تمہارے بعض شاعروں نے بھی کہا ہے کہ ہم تو اس کی نسل بھی ہیں[12]۔

۴۔ **فضل و کرم:** اس کی معرفت اور اسی کے نام کی خاطر ہمیں فضل اور رسالت ملی تاکہ ہم غیر قوموں میں سے لوگوں کو اس کی تابعداری کے لئے بلائیں، جو ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے[13]۔ مگر اس کے فضل کے سبب اسی مخلصی کے وسیلہ سے جو یسوع مسیح میں ہے، مفت راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں[14]۔ مگر ایسی بات نہیں کہ جتنا قصور ہے، اتنی ہی فضل کی نعمت ہے، کیونکہ جب ایک آدمی کے قصور کے سبب سے بہت سے انسان مرگئے، تو ایک آدمی یعنی یسوع مسیح کے فضل کے سبب سے

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

انسانوں کو خدا کے فضل کی نعمت بڑی وافر مقدار سے عطا ہوئی۔ بعد میں شریعت آموجود ہوئی، تاکہ گناہ زیادہ ہو، لیکن جہاں گناہ زیادہ ہوا، وہاں فضل اس سے بھی کہیں زیادہ ہوا[15]۔

۵۔ **پاکیزگی:** چاروں جانداروں میں سے ہر ایک کے چھ چھ پر تھے، جو ہر طرف آنکھوں سے بھرے تھے، وہ دن رات لگاتار یہ کہتے رہتے تھے، قدوس قدوس قدوس[16]۔

۶۔ **انصاف:** حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ ایسے کام کرنے والے خدا کے عادلانہ حکم کے مطابق موت کی سزا کے مستحق ہیں، پھر بھی نہ صرف وہ خود یہی کام کرتے ہیں بلکہ ایسا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے[17]۔

تو پھر ہم کیا کہیں؟ کیا یہ خدا کے ہاں بے انصافی ہے؟ ہر گز نہیں[18]۔

جب تم دعا کرتے وقت خدا کو "اے باپ" کہہ کر پکارتے ہو، جو بغیر طرفداری کے ہر شخص کے عمل کے مطابق اس کا انصاف کرتا ہے تو تم بھی دنیا میں اپنی مسافرت کے زمانہ کو خوف کے ساتھ گزارو[19]۔

۷۔ **محبت:** لیکن جو محبت نہیں کرتا، اس نے خدا کو کبھی جانا نہیں کیونکہ خدا محبت ہے، جو محبت خدا کو ہم سے ہے، اسے جان گئے ہیں اور ہمیں اس کا یقین ہے[20]۔

۸۔ **رحم:** اور خدا اپنے رحم کی دولت اپنے رحم کے برتنوں پر ظاہر کرے، جنہیں اس نے اپنے جلال کے لئے پہلے ہی تیار کیا ہوا تھا، یعنی ہم پر جنہیں اس نے فقط نہ صرف یہودیوں میں سے بلکہ غیر یہودیوں میں سے بلایا[21]۔

۹۔ **قدرت کاملہ:** یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا: آدمی کے لئے یہ ناممکن ہے، لیکن خدا کے لئے سب کچھ ممکن ہے[22]۔

۱۰۔ **علیم وخبیر:** واہ! خدا کی نعمت اس کی حکمت اور اس کا علم بے حد گہرا ہے۔ اس کے فیصلے سمجھ سے کس قدر باہر ہیں، اس کی راہیں بے نشان ہیں[23]۔

مذکورہ صفات کے علاوہ کچھ اور صفات بھی عہد نامہ جدید میں مذکور ہیں جیسا کہ ناقابل تغیر، قائم بالذات، حاکمیت اعلیٰ اور ماورائیت وغیرہ۔

علمی و تنقیدی جائزہ

مذکورہ اسماء وصفات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ عہد نامہ جدید میں قادر مطلق خدا کا تصور واضح طور پر موجود نہیں بلکہ جو اسماء وصفات ذکر ہوئے ہیں، اس کا بھی بنیادی محور یسوع مسیح کی ذات ہے اور اگر ان کے اس اضطراب بھرے ذہن کی غور وحوض سے مراد ذات باری تعالیٰ بھی ہو، تو بھی یہ صفات اس شان اور اس انداز سے بیان نہیں ہوئے، جو اس عظیم الشان ہستی کے شایان شان ہوں اور یہ بات روز

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ عقائد کے لحاظ سے اتنے اہم موضوع اور اہم مبحث کو ابہام کا شکار بنا دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے مسیحی اسماء و صفات کا مبحث ایک لاینحل مسئلہ بن گیا ہے۔

اسماء و صفات کے بارے میں یقینا انسائیکلوپیڈیا میں کچھ واضح اور روشن دعویٰ موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس عنوان کی وضاحت کی گئی ہے، لیکن اگر اسماء و صفات کو عہد نامہ جدید سے بھی لیا جائے جیسا کہ اس حوالے سے کچھ اسماء و صفات کا ذکر ما قبل میں کیا جا چکا تو تب بھی ہر عبارت معلق ہونے کے ساتھ ساتھ مبہم بھی ہے۔ اب اس ابہام کو دور کرنے والی چیز شریعت ہی ہے۔ شریعت کا وجود ضروری ہے کیونکہ بندوں کو شتر بے مہار کی طرح اس طرح نہیں چھوڑا جا سکتا کہ ہر شخص اپنی عقل کے مطابق اپنی طرف سے نام تجویز کرے اور ذات باری کے اسماء و صفات کی تشریح و توضیح کرے، بلکہ شریعت کی نظر میں تمام اسماء و صفات باری تعالیٰ توقیفی ہیں۔ یعنی شریعت پر موقوف ہیں۔ بندہ کو اس انتخاب میں کوئی عمل دخل نہیں۔ شاہ ولی اللہ قطب الدین احمد کہتے ہیں کہ: والحق أن أسمائه وصفاته توقيفية [24]۔ یعنی حق بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نام اور صفات توقیفی ہیں۔

پس جو نام مسیحیت میں مذکور ہیں اور جس طرح سے نصاریٰ ان کو بیان کرتے ہیں، یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے بالکل بھی شایان شان نہیں اور اس کے علاوہ مسیحیت میں ایسی کسی قسم کی تصریح موجود نہیں کہ وہ یہ صفات کونسی شخصیت کے لیے ثابت کرتے ہیں۔ آیا خدا کے لئے جو کہ اپنی ذات و صفات کے لحاظ سے یکتا ہے اور یا یسوع مسیح کے لئے جو کہ پیغمبر خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے۔

اس قسم کے اضطراب کی موجودگی میں ایسی مبہم عبارات پر بنیادی عقائد کی نہ تو بنیاد رکھی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس سے کسی عقیدے کا ثبوت ہو سکتا ہے۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1492017

حواشی وحوالہ جات

1. Hill William J, "Attributes of God: Christian concept", Encyclopedia of Religion, lindsy jones, Volume II, Macmillan reference Thomson gale corporation 27500 Drake Road Farmington Hills Michigan U.S.A 2005, PP. 615
2. Ibid, Volume II, PP.615
3. Shah, Zulfiqar Ali, The anthropomorphic depictions of God, printed in Malta by Gutenberg press Ltd, 2012, PP. 24.
4. لوقا، باب ۱۱، آیت: ۲۰
5. متی، باب4، آیت: ۴
6. متی، باب4، آیت: 4
7. متی، باب5 آ،یت: 35
8. Ibid, PP. 25.
9. Ibid, PP. 25-26
10. کتاب مقدس اردو ترجمہ پاکستان بائبل سوسائٹی، انار کلی، لاہور، 2008، عہد نامہ جدید، عبرانیوں8 : 13، ص: 1215
11. کتاب مقدس، عہد نامہ جدید، یعقوب، 1 : 17، ص: 1216
12. ایضا، اعمال17 : 27، 28، ص: 1117
13. ایضا، رومیوں1 : 5، ص: 1130
14. ایضا، رومیوں24 : 3، ص: 1133
15. ایضا، رومیوں5 : 15، 20، ص: 1135
16. ایضا، مکاشفہ4 : 8، ص: 1237
17. ایضا، رومیوں1 : 32، ص: 1131
18. ایضا، رومیوں9 : 14، ص: 1138
19. ایضا، پطرس1 : 17، ص: 1220
20. ایضا، رومیوں8 : 35، ص: 1138
21. ایضا، رومیوں9 : 23، 24، ص: 1139
22. ایضا، عہد نامہ جدید، متی9 : 26، ص: 922
23. ایضا، عہد نامہ جدید، رومیوں 11 : 33، ص: 1141
24. دہلوی، شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، جلد1، ص: 72، قدیمی کتب خانہ، کراچی، طبع نامعلوم

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).